131257 ـ والد نے دوسری نیشنلٹی کے شخص سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تو بھائی نے اس کا عقد نکاح کر دیا

سوال

ايك پاكستانى لڑكى نفسياتى مرض كا شكار ہے اور زندگى كى رغبت نہيں ركھتى اس نے كئى ايك بار خودكشى كرنے كى بھى كوشش كى ہے، اس لڑكى كے ليے ايك عرب مسلمان شخص كا رشتہ آيا ليكن اس كے والد نے صرف اس ليے يہ رشتہ رد كر ديا كہ يہ پاكستانى نہيں ہے، وہ لڑكى اس شخص كو اپنے ليے مناسب خيال كرتى ہے، كہ وہ اس كى بيمارى كے علاج ميں معاون ثابت ہوگا، اور زندگى كا ذائقہ حاصل كرنے ميں ممد بن سكتا ہے، اس ليے اس لڑكى نے اس سے شادى كر لى اور اس ميں اس كا ولى بھائى بنا.
اس كے رد فعل ميں لڑكى كے والدين نے لڑكى كو ايك خط لكھا جس ميں انہوں نے ناراضگى كا اظہار كيا، اب وہ لڑكى يہ دريافت كرنا چاہتى ہے كہ آيا اس نے جو كچھ كيا وہ غلط تھا اور اللہ تعالى اسے اس كى سزا دے گا؟
اور وہ اپنے اس عمل كو يہ كہہ كر برى كرنا چاہتى ہے كہ اسے خدشہ تھا كہ وہ اس لڑكے كے ساتھ حرام فعل كا ارتكاب نہ كر بيٹھے، اس ليے بہتر يہى ہے كہ اس سے شادى كر لى جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس لڑكى كو اللہ كا تقوى اختيار كرتے ہوئے يہ معلوم ہونا چاہيے تھا كہ خودكشى حرام اور كبيرہ گناہ ہے، اور جس نے بھى اپنے آپ كو جس چيز سے قتل كيا تو آخرت ميں اسے وہى عذ اب ديا جائيگا اور وہ اس چيز كے ساتھ اپنے آپ كو قتل كرتا رہےگا جيسا كہ سوال نمبر (70363) كے جواب ميں بيان ہو چكا ہے.

نفسياتى بيماريوں كا علاج ذكر و اذكار اور اللہ كى اطاعت و فرمانبردارى اور اس كى جانب رجوع اور كسى نفسياتى ڈاكٹر سے رجوع ميں پايا جاتا ہے.

دوم:

عورت كے ولى كو چاہيے كہ وہ اپنى بيٹى وغيرہ كا نكاح كسى مناسب اور نيك و صالح شخص سے كر دے؛ تا كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے درج ذيل فرمان پر عمل ہو:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس کے ساتھ (اپنی بیٹی وغیرہ کا) رشتہ کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں لمبا چوڑا فساد پیدا ہو گا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) اسے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

ولی کو حق حاصل نہیں کہ وہ جس سے شادی کرنے پر راضی ہو اور وہ رشتہ مناسب و کفؤ والا ہو تو اسے صرف نیشنلٹی یعنی شہریت دوسری ہونے کی وجہ سے رد کر دے، لیکن اگر اس میں کوئی ایسا مانع ہو جو اس سے شادی کرنے میں معتبر مانع شمار ہوتا ہو تو پھر جائز ہے، وگرنہ وہ اسے شادی سے روکنے والا شمار ہو گا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عضل کا معنی یہ ہے کہ عورت کو اس کے لیے مناسب رشتہ والے شخص شادی کرنے سے روك دیا جائے جبکہ عورت اس سے شادی کا مطالبہ کرتی ہو، اور دونوں ہی ایك دوسرے کی رغبت رکھتے ہوں.

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں:

" میں نے اپنی بہن کا ایك شخص سے نکاح کر دیا تو اس نے اسے طلاق دے دی حتی کہ جب اس کی عدت گزر گئی تو وہ پھر اس سے شادی کرنے آ گیا تو میں نے اسے کہا:

میں نے اس سے تیری شادی کی اور اسے تیری بیوی بنایا اور تیری عزت و احترام کیا اور تو نے اسے طلاق دے دی اب پھر تم اس سے شادی کرنے آئے ہو، اللہ کی قسم وہ اب تیری کبھی بیوی نہیں بن سکتی، اور اس شخص میں کوئی حرج نہیں تھا، اور وہ عورت بھی اس کے پاس واپس جانا چاہتی تھی، تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کر دی:

تو تم ان کو شادی سے مت روکو " لا تعضلوهن " تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اب میں اس کی شادی کرتا ہوں، راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے اس کی شادی اس شخص سے کر دی " اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

اس لیے اگر عورت کسی بعینہ کفؤ اور مناسب رشتہ والے شخص میں رغبت رکھتی ہو اور ولی کسی اور سے شادی کرنا چاہتا ہو اور جس سے لڑکی شادی کرنا چاہتی ہے اس سے شادی نہ کرے تو وہ اسے شادی سے روکنے والا اور عاضل شمار ہوگا.

ليكن اگر لڑكى بغير مناسب اور غير كفؤ رشتہ والے شخص سے شادى كرنے كا مطالبہ كرتى ہے تو ولى كو روكنے كا حق حاصل ہے، اور وہ عاضل شمار نہيں ہوگا " انتہى

ديكھيں: المغنى (9 / 383).

اور عضل يعنى شادى سے روكنا ايك ولى سے دوسرے ولى ميں ولايت كے انتقال كا سبب ہے اور ولى صرف عصبہ شخص ہى بنےگا.

اس بنا پر اگر تو وہ شخص جس كا رشتہ آيا تھا كفؤ اور مناسب تھا اور ولى نے اس سے شادى كرنے سے انكار كر ديا تو بھائى نے بہن كى شادى اس سے كر دى تو اس كا نكاح صحيح ہے لڑكى كو چاہيے كہ وہ اپنے گھر والوں اور والدين كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آئے اور انہيں راضى كرنے كى كوشش كرے.

ليكن اگر اس كا ولى اس رشتہ سے انكار كرنے اور اس كى شادى اس شخص سے نہ كرنے ميں حق پر تھا كہ اس كے پاس كوئى ايسا سبب تھا جو اس سے شادى كرنے ميں معتبر مانع شمار ہوتا ہے مثلا وہ فاسق تھا يا صالح نہيں تھا تو كسى بھى ولى كے ليے جائز نہيں كہ وہ باپ كے بعد اس لڑكى كى شادى اس شخص سے كر سكے، اس صورت ميں جمہور فقہاء كے ہاں يہ نكاح صحيح نہيں ہو گا؛ كيونكہ يہ نكاح ولى كے بغير ہوا ہے اور ولى كے بغير نكاح سے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے منع فرمايا اور اسے باطل قرار ديا ہے، اس ليے اس صورت ميں ولى كو تجديد نكاح پر راضى كيا جائيگا، يا پھر اس كى موافقت كا اعلان ہو.

مزيد فائدہ كے ليے آپ سوال نمبر (13929) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم .